سوال

(07) قبر پر تختی وغیرہ لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنے ہاں بعض قبروں پر سیمنٹ کی تختیاں بنی دیکھی ہیں جو تقریبا ایک میڑ لمبی اور آدھا میڑ چوڑی ہوتی ہیں ان پر مرنے والے کا نام ،تاریخ وفات اور بعض دعائیہ جملے ، مثلا اللہ فلاں بن فلاں پر رحم فرما'' وغیرہ لکھے ہوتے ہیں ایسے کام کے متعلق کیا حکم ہے ؟ علی ۔ ع ۔ ا ۔ القصیم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قبروں پر تختیاں یا کوئی بھی دوسری تعمیر جائز نہیں ، نہ ہی ان پر کتابت جائز ہے ۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبروں پر تعمیر اور ان پر کتابت کی ممانعت ثابت ہے ۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں :

((نہی رسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَن یُجَصَّص القبَرُ، واَن یُقعد علیہ، واَن یُبنیٰ علیہ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پلستر کرنے ، ان پر بیٹھنے اور ان پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ اور ترمذی وغیرہ نے اس حدیث کی اسناد صحیح سے تخریج کرتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے (وان یکتب علیہ) (اور قبروں پر کچھ لکھا بھی نہ جائے) اور اس لیے بھی کہ یہ غلو کی اقسام میں سے ایک قسم ہے لہٰذا اس کی ممانعت ضروری تھی اور اس لیے بھی کہ کتابت بسا اوقات غلو کے مضر انجام تک لے جاتی ہے اور یہ غلو ممنوعات شرعیہ سے ہے ۔ قبر پر مٹی صرف اس لیے ڈالی جاتی ہے اور اسے تقریبا ایک بالشت اونچا رکھا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہوسکے کہ یہ قبر ہے قبروں کے متعلق یہی وہ سنت ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنھم عمل پیرا رہے ۔ قبروں پر نہ مساجد بنانا جائز ہے ، نہ انہیں غلاف پہنانا اور نہ ان پر گنبد بنانا جائز ہے ۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

((لَعَنَ اللّٰہ الیھُودوَالنَّصارٰی اتَّخذُو قُبورَاَنْبیا ئھم مَساجد))

''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے ۔ انہوں ن اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا ۔''

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے ۔

اور مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت جندب عبداللہ بجلی سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ کہتے سنا ہے کہ :

((إِنَّ اللّهَ قَدْ اتَّخذنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخذ إِبْرَاهِيمَ خليلاً، ولَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خليلاً لَاتَّخذتُ أَبَا بكرٍ خليلا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قبلكم كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنبيائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ۔))

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر کو دوست بناتا۔ خوب سن لو تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور اور اپنے بزرگوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا۔ خوب سن لو! تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا۔ میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں۔''

اور اس مضمون کی احادیث بہت ہیں

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 35

محدث فتویٰ